قرآن کریم - سرچشمۂ ہدایت

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[مؤرخہ ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۱ھ کو جامع مسجد صدیق اکبر، ڈیرہ غازی خان میں درس قرآن کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی، اس تقریب سے حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے خطاب فرمایا، حضرت کا یہ خطاب افادہ عام کی غرض سے نذرِ قارئین ہے۔ ادارہ]

ایک آدمی کے پاس مانگنے والا سائل آیا، اس نے دیکھا کہ بہت بڑی حویلی ہے، بہت بڑا گیٹ (GATE)، اس نے کہا، یہاں سے تو بخششیں بہت زیادہ ملے گی۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے مالک نے خادم سے کہا، پتہ کرو کون آیا ہے۔ اس نے کہا کہ جی ایک فقیر آیا ہے۔ کہا: جاؤ، اس کو ایک مٹھی آٹے کی دے دو۔ اس نے ایک کی بجائے دو دے دیں۔ وہ فقیر لے کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کلہاڑا لے کر آیا اور باہر سے اس نے اس محل کا دروازہ توڑنا شروع کر دیا تو مالک نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا: وہی فقیر ہے، وہ آکے دروازہ توڑ رہا ہے، مالک نے کہا: اس سے پوچھو کیوں توڑ رہا ہے؟ اس نے کہا: آپ خود بات کریں، وہ تو ایسا دیوانہ ہے کہ بات ہی نہیں سنتا۔ مالک آیا، بھئی کیا بات ہے، ہم نے تیرے اوپر احسان کیا، تجھے خالی نہیں لوٹایا ہے، تجھے آٹا دیا ہے، جاکے روٹی پکا اور کھا تجھے روٹی کی ضرورت ہوگی اور تو جناب والا آکے ہمارا دروازہ توڑ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بہت بڑا دروازہ دیکھ کر یہ خیال کیا تھا کہ یہ بڑا سخی ہوگا، یہاں سے بڑی بخششیں ملے گی، اب تیری بخششیں تھی عام لوگوں کی طرح، غریبوں کی طرح، اب یا تو اپنی بخششیں میں اضافہ کر دے، ورنہ میں تیرے دروازہ کو اس کے مطابق کرتا ہوں۔ یہ سائز (SIZE) آپس میں میل نہیں کھا رہا ہے۔ دروازہ بڑا دیکھ کر میں سمجھا، یہاں سے زیادہ ملے گا اور تو نے دروازہ بڑا تو رکھا ہوا ہے اور دیتا ہے ایک مٹھی آٹے کی، تجھے تو دو کلو، تین کلو آٹا دینا چاہئے تھا، اس لئے یا تو، تُو اپنے آٹے میں اضافہ کر، ورنہ میں تیرے آٹے کے مطابق تیرے دروازے کا سائز (SIZE) کروں گا۔ معلوم ہوا کہ دروازے کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اگر دروازہ بڑا ہے تو گھر بھی بڑا ہوگا، حویلی بھی بڑی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے

قرآن کا دروازہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بنایا، اور اس کا نام رکھا آیت رحمت، گویا بتانا یہ تھا کہ جب میرے قرآن کا دروازہ ہی رحمت والا ہے تو اندر کتنی رحمتیں ہوں گی۔ اس لئے فرمایا کہ جب بھی تم بسم اللہ پڑھو گے رحمت آئے گی۔

﴿الحمدلله رب العلمین﴾ تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ﴿الرحمن الرحیم﴾ سب سے بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔ ملك یوم الدین، بدلے کے دن کا جزاء وسزا کے دن کا تنہا مالک ہے۔ ﴿ایاك نعبدوا وایاك نستعین﴾ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ﴿اهدنا الصراط المستقیم﴾ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ﴿صراط الذین انعمت علیهم﴾ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ﴿غیر المغضوب علیهم﴾ جن پر اے اللہ آپ غصے بھی نہیں ہوئے۔ ﴿ولا الضالین﴾ جو گمراہ بھی نہیں ہوئے۔ (آمین)

ہمیں ان کے راستے پر چلا جو تیرے انعام یافتہ ہیں۔ یہ سورۃ فاتحہ ہے۔ میرے دادا حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ فرماتے تھے:

> ''آسمان سے جتنے بھی صحیفے اور کتابیں اللہ نے اتاریں، قرآن سے پہلے، جس جس نبی پر جو وحی آئی ان تمام کتابوں کا، صحائف کا، اللہ کی وحیوں کا، خلاصہ قرآن کریم ہے۔ اور قرآن کریم میں جو کچھ مضمون، اللہ نے بیان کیا، اس کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے۔ اس لئے اس کا نام ''ام القرآن'' بھی ہے، قرآن کی جڑ، قرآن کی ماں، اور اسی بناء پر ہر نماز میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے کہ پورا قرآن تو پڑھنا ہر رکعت میں مشکل ہوگا، قرآن کا خلاصہ ہر رکعت میں دہرالیا کرو۔ یہ نقطہ ہے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا، فرض ہو، نفل ہو، واجب ہو، سنت ہو، پہلی دو رکعتیں ہو، آخری دو رکعتیں ہو، سورۃ فاتحہ ضرور پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے، کیونکہ یہ قرآن کا خلاصہ ہے، اللہ کہتا ہے کہ تمہیں ہر وقت قرآن کا خلاصہ یاد ہوتا رہے۔ اور فرماتے تھے میرے جد امجد ''سورۃ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ اور بسم اللہ الرحیم میں جو علوم اللہ نے بیان کئے ہیں ان سب کا خلاصہ بسم اللہ کی ''ب'' ہے اور فرماتے تھے لوگ کہیں گے یہ کیسے ہوسکتا ہے اتنا بڑا قرآن، چھ ہزار آیتوں سے زیادہ والا قرآن، یہ بسم اللہ کی ''ب'' میں کیسے آگیا۔ تو ہمارے جد امجد ایک بڑی پیاری مثال سے سمجھاتے تھے، فرماتے تھے: سب سے بڑا درخت کون سا ہوتا ہے؟ بوہڑ کا درخت، بڑے درختوں میں بوہڑ کا درخت بڑا ہوتا ہے۔ فرمایا: اگر بوہڑ کے درخت کا بیج کسی کے پاس ہو تو وہ بتائے کہ وہ بیج جس نے دیکھا ہے، وہ کتنا ہوتا ہے؟ چھوٹا سا بیج ہوتا ہے نا۔ اگر میں اپنے ہاتھ پر بوہڑ کے درخت کا بیج رکھ کر آپ سے یہ کہوں کہ اس کے اندر چھوٹے سے بیج میں بہت بڑا درخت چھپا ہوا ہے۔ اس کی ٹہنیاں ہیں، اس کی جڑیں ہیں، اس میں پھول ہیں، اس میں پھل ہیں، اس میں پتے ہیں تو آپ کہیں گے مولانا اپنے دماغ کا آپریشن

کراؤ، اس میں درخت کہاں سے آ گیا، نظر ہی نہیں آتا، اس کو تو پھونک مارو، یہ اڑ جائے گا، نظر تک نہیں آئے گا، اسی بیج سے، جس کو پھونک مارو تو اڑ جائے اور پتہ نہ چلے کہاں پر گیا ہے، اللہ اسی سے درخت نکال دے گا۔ جس طرح اللہ نے بوہڑ کے درخت کو بیج میں چھپایا، اس طرح اللہ نے تمام علوم کو بسم اللہ کی "ب" میں چھپادیا۔ وہاں پر کسان کی ضرورت ہے، یہاں عالم کی ضرورت ہے، وہاں نکلنے کے پانی کی ضرورت ہے، یہاں علم کے پانی کی ضرورت ہے۔ جب امام اور مجتہد اور عالم علم کا پانی ڈالے گا تو اسی سے وہ مسائل، احکام جب نکالے گا تو آپ کو ماننا پڑے گا، واقعی بسم اللہ کی "ب" میں پورا قرآن چھپا ہوا ہے، جس طرح بوہڑ کا درخت، اس کی جڑیں، پتے، اس کی ٹہنیاں، شاخیں ایک بیج میں رب نے چھپادیا، اسی طرح اللہ نے بسم اللہ کی "ب" میں پورا قرآن چھپادیا"۔

"ب" ملانے کا کام کرتی ہے اور قرآن بھی ملانے کے لئے آیا ہے، علماء سے پوچھو، "ب" اتصال کے لئے ہوتی ہے، "ب" ملاتی ہے اور پیغمبر کس لئے آئے رب سے ملانے کے لئے، کتابیں کس لئے آئیں رب سے ملانے کے لئے، پورے قرآن کے اندر جو احکام ہیں وہ کس لئے ہیں، اللہ سے ملانے کے لئے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملانے کے لئے ہیں، تو "ب" وہ کام کرتی ہے جس کے لئے اللہ نے تمام کتابیں اتاری ہیں، اب یہ سورہ فاتحہ اصل میں دعا بھی ہے۔ میں نے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی تھی، مانگتے ہیں اور ہر نماز میں مانگتے ہیں۔ کیا دعا؟

﴿اهدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیهم، غیر المغضوب علیهم ولا الضالین﴾

یہ وہ دعا ہے جو ہر مسلمان جو نماز پڑھتا ہے وہ دن میں پانچ بار فرض نمازوں میں خود، امام کے پیچھے تو امام اس کی طرف سے، اور سنتوں میں، لفظوں میں مانگتا ہے، یہ دعا اتنی اہم دعا ہے کہ کوئی اور دعا اتنی کوئی نہیں مانگتا، جتنی یہ مانگتا ہے اور کہاں مانگتا ہے؟...... عام حالتوں میں بھی مانگتا ہے، نماز کے اندر بھی مانگ رہا ہے، اور یہ کیا مانگ رہا ہے؟ ہدایت، معلوم ہوا کہ ہدایت اتنی بڑی دولت ہے کہ اگر کوئی اور قیمتی چیز ہوتی تو اللہ اس کے مانگنے کا کہتا، اس لئے ہدایت سب سے بڑی چیز ہے۔ اور اللہ کا شکر ادا کیا کرو کہ اللہ نے مجھے اور آپ کو ہدایت کی دولت عطا فرمائی، اللہ کی توحید پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان عطا فرمایا۔ اب ہم نے دعا کی سورۂ فاتحہ میں، روزانہ کرتے ہیں، ہر نماز میں کرتے ہیں، بار بار کرتے ہیں، اللہ سیدھے راستے پر چلا، وہ دعا قبول ہوئی کہ نا ہوئی۔ جو دعا خود اللہ سکھائے، جو دعا قرآن میں اترے، جو دعا ہر نماز میں بندہ مانگے، اس دعا کے قبول ہونے میں کوئی شک ہے؟ کوئی شک نہیں۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ سورۂ فاتحہ میں یہ دعا مانگی گئی، اس لئے سورۂ فاتحہ کا نام "دعا" ہے۔ اللہ نے قبول کی کہ نہیں کی؟ اللہ نے قبول کی اور اتنی قبول کی کہ اللہ نے کہا: "میرے بندے تو مجھ سے ہدایت مانگتا ہے، تو مجھ سے صراط مستقیم مانگتا ہے، تو مجھ سے نور مانگتا ہے، میں جواب میں تجھے "الم" سے والناس تک پورا قرآن دے رہا ہوں، یہ تیری دعا کی قبولیت ہے، سورۂ فاتحہ دعا ہے اور سورۃ البقرہ سے سورۃ والناس تک یہ اس

دعا کا جواب ہے اور سورۃ البقرہ سے آخر تک یہ دعا کی قبولیت ہے۔ اسی لئے آپ دیکھئے، پہلی آیت ہے:

﴿بسم الله الرحمن الرحیم ـ الٓم ذالك الكتاب لاريب فيه هدى للمتقين﴾

وہاں ﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾ یہاں ﴿هدى للمتقين﴾ آپ نے اور میں نے ہدایت مانگی۔ اللہ کہتا ہے، میں ہدایت چاہئے، یہ میں تمہیں پوری کتاب ہدایت دے رہا ہوں۔ یہ قرآن ہدایت ہے، قرآن سب سے بڑی روشنی ہے، قرآن سب سے بڑا نور ہے، اب میرے بھائیو، ذرا سمجھنا، ہدایت کیسے ملی، سورۃ البقرہ سے اللہ نے ہمیں ہدایت دینا شروع کی۔ سورۂ فاتحہ میں اللہ سے دعا کی اللہ ہدایت عطا کر، ہدایت سب سے بڑی چیز ہے، مال و دولت کی، اقتدار کی، عزت کی کوئی حیثیت نہیں ہے، سب سے بڑی چیز تو ہدایت ہے، سچے دین کی رہنمائی ہے، سورۃ البقرہ سے ہدایت ملنا شروع ہوگئی، کیسے ہوئی؟...... سورۃ البقرہ یہ قرآن کی سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی سورۃ ہے اور بقرہ کا معنی ہے گائے۔ ایک نوجوان کہنے لگا مولانا! یہ تمہاری کتاب قرآن پر ایک کافر نے اعتراض کیا، میں باہر ملک میں تھا، وہ نوجوان کہتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں، تم کہتے ہو، قرآن، قرآن، قرآن سب سے اونچی کتاب، عجیب تمہاری کتاب ہے، اس کا آغاز ہی گائے سے ہو رہا ہے، پہلی سورۃ کا نام گائے، پہلی سورۃ میں اللہ کا تعارف ہوتا، اللہ کے نام پر ہوتی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہوتی، پہلی سورۃ کا نام گائے اور کہتے ہو بہت بڑی کتاب ہے، عظیم الشان کتاب ہے، اللہ کا کلام ہے، میں نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں، اگرچہ اس کا نام گائے ہے، مگر اس گائے کے نام کے پیچھے پوری ایک تاریخ چھپی ہوئی ہے، اللہ اس پر ہمیں ہدایت دے رہا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے اللہ سے دعا مانگی تھی، اللہ ان کے راستے پر نہ چلانا، جن پر تو غصے ہوا۔ یہ ہم نے اللہ سے کہا تھا، اللہ نے کہا: میں تمہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ میں کن پر غصے ہوا، سورۃ البقرہ پڑھو، میں غصے ہوا ہوں یہودیوں پر جنہوں نے گائے کی بچھڑے کی پوجا شروع کردی تھی، تم گائے کی پوجا نہ شروع کر دینا، اگر ہدایت چاہتے ہو تو ان کی طرح گائے کو خدا نہ بنانا، مجھے اپنا خدا بنانا۔ ہم نے کہا تھا، اللہ ان کے راستے پر نہ چلانا، جن پر تو غصے ہوا، جن پر تو ناراض ہوا، جن پر تیرا غضب آیا، اللہ نے کہا، میں تمہیں بتا دیتا ہوں، وہ کون ہیں تاکہ پہلے دن تمہیں اپنے دشمن کا پتہ چل جائے۔ صحیح دوست وہ ہوتا ہے جو دشمنوں کی اطلاع پہلے دن دے دے۔ دوستی کا حق ادا کر دے، تو اللہ نے فرمایا، میں نے کہا تھا:

﴿غير المغضوب عليهم﴾ میں بتاتا ہوں ﴿مغضوب عليهم﴾ کون ہیں۔ یہ یہودی ہیں، اور میں پہلی سورۃ، سورۃ البقرہ لا رہا ہوں اور اس کا نام گائے ہے، میں اس لئے یہ لا رہا ہوں تاکہ تمہیں یہودیوں کا پتہ چلے، ان کے عقیدے کا پتہ چلے، ان کے نظریہ کا پتہ چلے، اور سورۃ البقرہ جو ڈھائی پاروں کی ہے، اس کا پورا تم مطالعہ کرلو، علماء سے پوچھ لو، اس کا مرکزی موضوع، اس کا مرکزی نقطہ، یہودی ہیں، ان کے عقیدے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے ہیں، اللہ بیان کر رہا ہے، ان کے اعمال بیان کر رہا ہے، اور کیوں بیان کر رہا ہے، تاکہ اللہ ہمیں ہدایت دے اور یہ سمجھائے کہ دیکھو

یہودیوں کی طرح کا عقیدہ نہ اختیار کرنا، یہودیوں کے غلط عقیدے کی وجہ سے میں ان پر ناراض ہوا، اور ان کا عقیدہ کیا تھا، انہوں نے گائے کے بچھڑے کی پوجا کی ہے، اور وہ بچھڑا سامری نے کس سے بنایا تھا، قوم کے زیور سے بنایا تھا، یہ یہودی وہ قوم ہے جو پیسے پر مر مٹنے والی ہے، ان کا مذہب، ان کا عقیدہ پیسہ ہے، ان کا عقیدہ دولت ہے، یہ بچھڑے کی پوجا کر رہے ہیں، ان کے زیور سے وہ بنایا گیا تھا، دیکھو، ہدایت چاہتے ہو تو ان کے طریقے پر نہ چلنا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں بھی ہدایت دے دی۔ اس کا مرکزی موضوع یہودیوں کے عقائد ہیں، ان کے اعمال ہیں، اور اس میں ہدایت ہے کہ تمہارا خدا گائے نہیں ہے، تمہارا خدا اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ گائے تو مخلوق ہے اور یہودیوں نے اس کی پوجا شروع کر دی۔ اس میں اگرچہ ایک گائے کا واقعہ بیان ہوا ہے، لیکن اصل میں اللہ تعالیٰ ان کے عقیدوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں، تاکہ ﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾ کی دعا کی قبولیت ظاہر ہو جائے اور ان کو ﴿غير المغضوب عليهم﴾ کا پتہ چل جائے۔

سورۃ البقرہ کے بعد جو سورۃ آتی ہے وہ سورۃ آل عمران ہے، آپ کو معلوم ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس کے بیٹے ہیں؟ حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مریم کس کی بیٹی ہیں؟ عمران کی، اور عمران کا جو خاندان ہے اس کو کہتے ہیں آل عمران، ہماری زبان میں کہہ لو خاندان عمران، عربی میں آل عمران، قرآن کی دوسری سورۃ کون سی ہے، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ قرآن ہدایت ہے، اس کی ایک ایک سورۃ ایک ایک آیت پہلی سورۃ کے ساتھ اور ہر آیت پہلی آیت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، ان کے درمیان میں ربط موجود ہے، جوڑ موجود ہے، صرف علم کا پانی چاہئے، میں نے اور آپ نے سورۃ فاتحہ میں دعا کی، اے اللہ! سیدھے راستے پر چلا دینا، ان کے راستے پر نہ چلانا، جن پر تو غصے ہوا، اللہ نے کہا، میں کن پر غصے ہوا، یہ بھی میں بتا دیتا ہوں، یہ بھی میں راز نہیں رکھتا، میں غصے ہوا ہوں یہودیوں پر، پہلی سورۃ البقرہ ان یہودیوں کے راستے پر نہ چلنا، تم نے مجھ سے ہدایت مانگی، میں نے تمہارا دشمن تمہیں بتا دیا، تم نے کہا، اے اللہ! ان کے راستے پر نہ چلانا، جو گمراہ ہوئے، تو میں نے اگلی سورۃ آل عمران اتار دی، آل عمران کا مرکزی موضوع، آل عمران کا مرکزی نقطہ عیسائی ہیں، عیسائیوں کے عقیدے ہیں، عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا دیا، بتاؤ، وہ گمراہ ہو گئے یا سیدھے راستے پر ہیں،، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور نبی اور رسول اللہ کے بیٹے نہیں ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگلی سورۃ، سورۃ آل عمران اتار کر عیسائیوں کا عقیدہ کرسچن (CHRISTIN) کا نظریہ بتایا، کیوں بتایا کہ تم نے دعا کی اللہ سیدھے راستے پر چلانا، ہدایت عطا کرنا، اللہ نے فرمایا، دیکھو یہودیوں کا عقیدہ بھی اختیار نہ کرنا، گائے کی پوجا نہ کرنا اور پیغمبر کو بھی خدا نہ بنانا، عیسائیوں کی طرح، اگر تم نے گائے کو خدا بنایا، اگر تم نے پیغمبر کو بھی خدا بنا دیا تو تمہیں ہدایت نہیں ملے گی، تم گمراہ ہو جاؤ گے، سورۃ البقرہ میں مغضوب علیہم کی تشریح کر دی اور آل عمران میں ﴿والضالين﴾ کی تشریح کر دی۔ بتا دیا کہ گمراہ کون ہے اور میں

کن پر غصے ہوا ہوں۔ تمہارا عقیدہ پہلی چیز یاد رکھو، اللہ نے سب سے پہلے ترتیب میں بھی بتا دیا کہ میں نے سب سے پہلے تمہارا عقیدہ درست کرنا ہے، نظریہ درست کرنا ہے۔ پہلے عقیدے درست کرو، پھر اس کی روشنی میں اعمال آئیں گے۔ اس لئے اللہ نے قرآن کی سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران ہمارے عقیدے اور نظریہ کو درست کرنے کے لئے دی اور قرآن کی سورۃ البقرہ اور آل عمران فاتحہ سے اس طرح ملی ہوئی ہے مضمون میں اتنا جوڑ، اتنا ربط ہے کہ وہاں ہدایت مانگی، یہاں اللہ نے ہدایت کھول کر دکھا دی۔ یہ ہے کتاب ہدایت، یہودیوں کے طریقے پر نہ چلنا، عیسائیوں کے طریقے پر نہ چلنا، اپنے عقیدے اور نظریئے درست رکھنا، نہ گائے کی اور نہ مخلوق میں سے کسی کی پوجا کرنا، نفع نقصان کا مالک نہ سمجھنا، مشکل کشا اور حاجت روا نہ ماننا، یہودیوں نے اللہ کو چھوڑ کر اسے خدا بنایا، اس کو سجدہ کیا، نفع نقصان کا مالک سمجھا، تم ایسا نہ کرنا، اور عیسائیوں نے پیغمبر کو خدا بنا دیا۔ تم بھی نبی کو نبی رہنے دینا، خدا کو خدا رہنے دینا، پیغمبر کو خدا نہ بنا دینا، عیسائیوں کے طریقے پر نہ چلنا، تاکہ تمہیں ہدایت ملے۔

آل عمران کے بعد کون سی سورۃ ہے؟ کیا نسبت کیا مناسبت، آگے سورۃ آگئی ''نساء'' مردوں کی آئی نہیں عورتوں کی پہلے آگئی۔ عورتیں کہتی ہیں، ہمارا اسلام میں مقام نہیں ہے تو تم کہہ دو ہمارے نام پر تو کوئی سورۃ ہی نہیں ہے، ایک بھی سورۃ نہیں جس کا نام سورۃ الرجال ہو، تمہارے نام پر تو سورۃ ہے۔ پوری کمیونٹی (COMMUNITY) کے نام پر سورۃ النساء اور وہ بھی پہلی دو کے بعد تیسرے نمبر پر آگئی، سورۃ النساء۔ عقیدہ اور نظریہ درست کرنے کے لئے اللہ نے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران شروع میں اتار دی، اس کے بعد ہے معاشرتی مسئلہ، معاشرے کے مسائل، معاشرہ جن مسائل سے دو چار ہوتا ہے، ان میں ایک بہت بڑا مسئلہ عورت ہے، عورت اللہ کی نعمت بھی ہے، عورت ایک بہت بڑی آزمائش بھی ہے، عورت بہت بڑا امتحان بھی ہے، عورت ایک بہت بڑی ابتلا بھی ہے، کتنے لوگ عورت کی وجہ سے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، عورت کی وجہ سے، کتنے ماں باپ کے نافرمان ہو جاتے ہیں، کتنے لوگ دین کے باغی ہو جاتے ہیں، صحیح کہہ رہا ہوں یا غلط؟ فتنہ بھی ہے، اب تم نے اللہ سے ہدایت مانگی تھی سورۂ فاتحہ میں، اللہ نے سورۃ النساء میں عورتوں کا ذکر کر کے، احکام بیان کر کے، مسائل بیان کر کے یہ کہا، عقیدہ تمہارا ٹھیک ہو جائے گا، سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران کو سمجھ لوگے۔ اب عقیدے اور نظریئے محفوظ کر لئے، اب معاشرتی مسائل میں جب آؤ گے تو معاشرے کے مسائل میں سوسائٹی (Society) کے مسائل میں ایک بڑا مسئلہ عورت ہوگی۔ آج پوری دنیا میں عورت کتنا بڑا مسئلہ بنی ہوئی ہے، آپ کو پتہ ہے پچھلے پرویز مشرف کے دور میں جو تحفظ حقوق نسواں ایکٹ پاس ہوا ہے۔ قرآن و سنت کی بغاوت کا قانون، پرویز مشرف کی این جی اوز (N.G.Os) تنخواہ دار عورتوں نے کرایا تھا اور بہت بڑا فتنہ ہے۔ تو اللہ نے اس کے بعد سورۃ النساء رکھی، دیکھو لوگو! اگر تمہیں ہدایت چاہئے تو پھر عورت کے بارے میں محتاط رہنا۔ جو ہم احکام بتا رہے ہیں، مسائل بتا رہے ہیں، ان پر عمل کرتے رہنا تو تمہیں ﴿اھدنا الصراط المستقیم﴾ کی دعا کی قبولیت نظر آجائے گی۔ عورت کے

بارے میں محتاط رہنا، شریعت کے مسائل پر عمل کرنا، اس لئے اللہ نے سورۃ النساء اتاری۔

سورۃ النساء کے بعد ہے، سورۃ المائدہ، المائدہ کا معنیٰ ہے دستر خوان، اللہ میاں! یہ دستر خوان کا کیا چکر آ گیا ہے۔ اللہ نے فرمایا، میں اس میں بھی تمہیں ہدایت دے رہا ہوں۔ کیونکہ معاشرتی مسائل میں پہلا مسئلہ عورت ہے اور دوسرا بہت بڑا مسئلہ دولت ہے، دولت اور مال ایک بہت بڑا فتنہ ہے، اللہ کی بغاوت پر، گناہ پر یہ مال لگا دیتا ہے، یہ دولت مال جہاں نعمت ہے اور اس کے ذریعے بہت ساری عبادتیں ہوتی ہیں وہاں یاد رکھنا بھائیو! یہ مال اور دولت آزمائش بھی ہے۔ یہ مال دولت ابتلا بھی ہے۔ اور دستر خوان جو دولت کی ایک شکل ہے چونکہ دستر خوان پر کھانے پینے کا سامان ہوتا ہے، جو پیسے سے آتا ہے تو یہ اصل میں عنوان ہے دولت کا، یہ مائدہ دستر خوان بول کر مال و دولت مراد ہے اور اللہ نے فرمایا، میرے بندے تو نے قرآن کی سورۂ فاتحہ میں مجھ سے ہدایت مانگی تھی، تو ہدایت چاہتا ہے تو میں رب تجھے بتاتا ہوں دولت اور مال کے بارے میں محتاط رہنا، اس کو حرام طریقے سے نہ کمانا، رشوت سے، جھوٹ سے، ناجائز قبضے کر کے، غصب کر کے، جھوٹی گواہیاں دے کر ایسا نہ کرنا، یہ مال و دولت تجھے گمراہ کر دے گا۔ تیرے معاشرتی مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ یہ دولت ہے، یہ تیرے لئے فتنہ ہے، عقائد و نظریات کے لئے حفاظت کی یہ پہلی دو سورتیں ہیں، اس کے بعد معاشرتی حفاظت کے لئے آ رہی ہیں۔

مائدہ کے بعد سورۃ الانعام ہے۔ انعام کا معنیٰ ہوتا ہے جانور۔ عربوں کا شوق تھا، وہ مال و دولت جانوروں کی شکل میں بھی رکھتے تھے، بڑے بڑے اونٹ رکھا کرتے تھے، جانور رکھتے تھے، مال مویشی رکھا کرتے تھے تو گویا اللہ نے عورت کے بعد معاشرتی مسئلہ دولت کو قرار دیا اور دولت کی دو صورتیں ہیں: ایک دستر خوان کی شکل میں، کھانے پینے کی دولت، اور ایک جانوروں، مویشیوں کی شکل میں، زمینوں رقبوں کی شکل میں، اللہ نے فرمایا، دیکھو!!، کے بارے میں بھی ہمارے احکام کا خیال رکھنا، اگر تم ہدایت چاہتے ہو۔

اس طرح آپ پورا قرآن پڑھیں گے مولانا سے انشاء اللہ، یہ آپ کو بتاتے جائیں گے، ہر بعد والی سورۃ کا پہلی والی سورۃ سے جوڑ، اور قرآن دعا کی قبولیت، قرآن جواب دعا ہے، جوابِ فاتحہ ہے، فاتحہ میں دعا مانگی ہدایت کی، اللہ نے ہدایت میں پوری کتاب قرآن بھیج دی۔ اب قرآن کی سورتوں سے ہدایت کیسے ملے گی، روشنی کیسے ملے گی۔ یہ غور کرو گے تو تمہیں اس کے موتی ملتے جائیں گے۔ اب آپ نے اپنی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا؟ سورۃ آل عمران سے اور سورۃ البقرہ سے، اب آپ مجھے بتاؤ آج مسلمان کن کے طریقے پر چل رہا ہے۔ یہودیوں کے طریقے پر، عیسائیوں کے طریقے پر...... کیوں؟ قرآن چھوڑا، اگر قرآن کو سمجھتا تو قرآن میں پہلے دن پہلا سبق یہی پڑھا کہ دیکھ تو نے لندن اور واشنگٹن کے راستے پر نہیں چلنا، تو نے مکہ اور مدینہ کے راستے پر چلنا ہے، تیرا کنکشن (CONNECTION) مدینہ منورہ اور مکہ المکرمہ کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مگر آج بھی مسلمان سویا ہوا ہے، وہ جو

آپ کے اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ توہین آمیز کارٹون (CARTOON) اور خاکے چھاپتے ہیں، آج بھی ہم ان کی نقلیں اتارتے ہیں، ان کے طریقے اپناتے ہیں، اور اللہ نے تو پہلا سبق قرآن میں یہ دیا تھا کہ یہودیوں کے طریقے پر بھی نہ چلنا، عیسائیوں کے طریقے پر بھی نہ چلنا، انہوں نے پردہ اتارا ہماری عورت نے بھی پردہ اتار دیا، وہ ننگے ہوئے ہماری عورت بھی آہستہ آہستہ ننگی ہونے کی طرف جارہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دور آئے گا، بالشت بالشت تم ان کی نقلیں اتاروگے۔'' محمدی بنو، محمدی بنو، اپنے دشمنوں کو پہچانو، اللہ نے قرآن میں شروع سورتوں میں آپ کے اور میرے دشمن بتادیئے۔ ہمارے عقیدے کے دشمن، ہمارے نظریئے کے دشمن، دنیا اور آخرت کی کامیابی کے دشمن، آج ارادہ کرو، فیصلہ کرو، ہم یہودیوں اور عیسائیوں کی نقلیں نہیں اتاریں گے۔ بائیکاٹ (BOYCOT) کریں ان ویب سائٹز (WEB SITES) کا جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین آمیز کارٹون چھاپ رہے ہیں، لاہور ہائی کورٹ نے ۳۱ مئی تک پابندی لگائی ہے، ہمیشہ کے لئے پابندی لگائے۔ پاکستان میں ایسی ویب سائٹ جنہوں نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ خاکے بنا کر چھاپے ہیں، ان کو پاکستان میں ہمیشہ کے لئے مستقل طور پر (BAND) کیا جائے اور بند کیا جائے اور مسلمان فیصلہ کرلیں کہ ہم انٹرنیٹ (INTER NET) میں ایسی ویب سائٹ کا کبھی ویزٹ (VISIT) نہیں کریں گے استعمال نہیں کریں گے، آپ جب استعمال کرتے ہیں تو پیسہ ان کو دیتے ہیں، جو آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کررہے ہیں۔ اللہ نے فرمایا، عورت سے محتاط رہنا، دولت سے محتاط رہنا، دولت کی ہر شکل سے محفوظ رہنا، حلال کمانا، حلال جگہ خرچ کرنا، تاکہ تمہیں ہدایت ملتی رہے، اب البقرہ اور آل عمران میں ہماری نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا اور اس کے بھی کچھ درمیان میں آیا ہے، آگے اس کے درمیان میں کچھ آیا ہے، وہ ہے اللہ کا تعارف، اپنے حقوق کا مسئلہ، اللہ تک کیسے پہنچنا ہے، آپ کے دیگر مسائل، اس کو اللہ نے سورۃ الاعراف کے اندر بیان کردیا، اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان کی ایک چیز ہے۔

اب اس کے بعد آپ جب دین پر عملی طور پر آئیں گے، تو دین کی عملی زندگی کے لئے تمہیں ایک حکومت اور ریاست بھی قائم کرنی پڑے گی، پہلے اللہ نے آپ کو دین کے عقائد، نظریات، معاشرتی مسائل، یہ تمام چیزیں سمجھادیں اسی قرآن میں، اب جب تم قرآن کو، دین کو اپنی عملی زندگی میں لاؤ گے تو آپ کو اس کے لئے ملک چاہئے، ریاست چاہئے اور جب ریاست ہوگی تو اس ریاست کی سرحدوں کا تحفظ بھی آپ نے کرنا ہوگا، اس کے لئے اللہ نے سورۃ انفال اور سورۃ توبہ اتاردی کہ نظریاتی سرحدوں کا تحفظ میں نے پہلے بتایا، اب ملکی سرحدوں کا تحفظ بھی میں تجھے بتارہا ہوں۔ ملکی سرحدوں کا تحفظ کیسے ہوگا، اب درمیان میں چھوڑتے ہیں، آخر میں چلتے ہیں، جب ملکی سرحدوں کا تحفظ ہو تو جنگ بھی کرنی پڑے گی جہاد بھی کرنا پڑے گا، دشمن سے مقابلہ بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے درمیان میں بھی یہ چیزیں بیان کیں۔ میں

اس کو چھوڑ رہا ہوں، مولانا بیان کریں گے۔

آخر میں اللہ نے فرمایا: میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ کی زبان ہے، ایک دعوت کی زبان ہے، جنگ کی زبان یہ ہے ﴿قل یاایھا الکفرون لااعبدماتعبدون ولاانتم عابدون مااعبد﴾ یہ جنگ کی زبان ہے، لڑائی کی زبان ہے، دشمن کو دشمن کہہ کر بلایا جارہا ہے۔ دعوت کی زبان یہ ہے: ﴿یا ایھا الناس اعبدواربکم﴾ یہ دعوت کی زبان ہے۔ تمہارے ئے نشانی اللہ بیان کرتا ہے۔ ﴿فاستمعوالہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا﴾ اس سے پیچھے ہے: ﴿یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوالہ﴾ یہ دعوت کی زبان ہے۔ اور لڑائی کی زبان، جنگ کی زبان وہ بھی اللہ نے سکھائی۔ آج ہمارے درمیان میں ایک بات کہہ دوں، آج ہمارا بعض اوقات جلسہ اور اس کا اسٹیج (STAGE) بھی یوں لگتا ہے جیسے یہ دعوت کا میدان نہیں، جنگ کا میدان ہے۔ بعض اوقات ہم ایسی بات اٹھاتے ہیں، اپنے بازو ٹانگیں رکھتے ہیں اوپر۔ لگتا ہے لوگوں کو یہ تو کوئی جنگ کرنے لگنے ہیں، میرے بھائیو! وہ دعوت کا انداز نہیں ہے، وہ میدان کی بات ہے، دعوت کی زبان تو بڑی میٹھی ہوتی ہے، ﴿یا ایھا الناس ضرب مثل فا ستمعوالہ﴾ اور جنگ کی زبانی ﴿ایھا الکفرون لااعبدماتعبدون﴾ یہ جنگ کی زبان ہے۔ اور جنگ میں فتح بھی ہوسکتی ہے، شکست بھی ہوسکتی ہے۔ جہاد میں فتح بھی ہوسکتی ہے، شکست بھی ہوسکتی ہے ظاہری اعتبار سے، ورنہ مسلمان تو کامیاب ہی کامیاب ہے، اللہ نے فرمایا: تم فکر نہ کرو، جب تم میرے دشمنوں سے اعلان جنگ کروگے تو میں تمہیں فتح دوں گا۔ آگے کہہ دیا: ﴿اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ﴾ اور جب فتح ہوتی ہے تو دشمن کہاں گیا۔ دشمن تباہ ہوتا ہے، ﴿تبت یدا ابی لھب وتب مااغنی﴾ دشمن کی تباہی بیان کردی۔ تو اب کریں گے کیا، فرمایا فتح ہوگئی، توحید کا جھنڈا لہراؤ گے، اس کے لئے ﴿قل ھو اللہ احد اللہ الصمد﴾ اے اللہ ! جھنڈا لہرادیا، اب یہ اسلام کے درخت کو نظر نہ لگے، اس کے لئے کیا کریں۔ اللہ نے کہا: معوذتین ﴿قل اعوذبرب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ پڑھو۔

یہ میں نے قرآن کا اول بھی آپ کو بتادیا و آخر بھی بتادیا، اول و آخر کا جو اعتبار ہوتا ہے درمیان کھیر ہوتی ہے جو حضرت بیان فرمائیں گے۔ میرے بھائیو! یہ قرآن کتاب ہدایت ہے۔ یہ دیکھئے ہمیں اس سے ہدایت مل رہی ہے۔ سب سے بڑی روشنی قرآن کریم ہے، سب سے بڑا نور قرآن کریم ہے۔ اس لئے اس قرآن کو سمجھو گے عقیدے بھی صحیح ہوں گے، نظریات بھی صحیح ہوں گے، اعمال بھی صحیح ہوں گے، اخلاق بھی صحیح ہوں گے، کردار بھی صحیح ہوگا۔ اور اللہ سے بھی رشتہ جڑے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی رشتہ جڑے گا۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔